اصحاب سرکار رسالت محمد مصطفیٰؐ

جو المیہ کربلا میں شہید ہوئے

مفکر وحید پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری

اخبار ''اعتصام'' لاہور نے گذشتہ سالوں کے کسی اکتوبر کے شمارہ میں المیہ کربلا کے متعلق ایک مقالہ شائع کیا تھا جس میں اس نے تحریر کیا تھا کہ المیہ کربلا جہاد اسلام نہیں تھا بلکہ ایک سیاسی جنگ تھی اگر یہ جہاد ہوتا تو اصحاب سرکار رسالت جو اسلام کے لئے جان دینے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ وہ اس جہاد میں ضرور حصہ لیتے۔ یہ مدیر کی اسلامی علم رجال سے جہالت اور ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ہم اس مقالہ میں ان اصحاب سرکار رسالت کا مختصر تذکرہ کریں گے۔ جنہوں نے المیہ کربلا میں جو حق وباطل کا جہاد عظیم تھا، حصہ لیا اور اپنی جانیں فدا کیں۔

۱- حضرت مسلم بن عوسجہ اسدی

سعدی جس کے متعلق شعبی جیسے محدث (اہلسنت) نے ان سے روایت احادیث کی ہے۔ کربلا کے میدان میں خدمت فرزند رسولؐ میں جو ضعیف العمر صحابی رسول شہید ہوئے ان میں سے ایک یہ ہیں۔ عبادت اور شجاعت ان کی دوطرہ امتیاز صفات ہیں ۲۰ھ میں حذیفہ یمانی کی قیادت میں جو آذر بائیجان میں جنگ ہوئی، اس میں نمایاں حصہ لیا اور سلطنت جناب امیر میں سرکار ولایت نے انہیں آذر بائیجان کا گورنر مقرر کیا۔ روس جیسی متمدن حکومت کا ہمسایہ ولایت تھی تاکہ روسیوں کے دل ودماغ پر اسلامی تہذیت وثقافت کا سکہ بٹھا سکیں، کوفہ میں حضرت مسلم بن عقیل کے رفیق اور مشیر تھے۔ حضرت مسلم کی شہادت کے بعد روپوش ہو کر خدمت سرکار شہادت میں کربلا پہنچے سرکار سید الشہدؑاء نے جو خطبہ شب عاشور ارشاد فرمایا انہوں نے اپنی وفاداری کا یقین پرخلوص الفاظ میں دلایا۔ معرکہ کربلا میں انتہائی اظہار شجاعت کیا۔ جب شہید ہوئے تو لشکر یزید نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ زخمی ہونے کی حالت میں جب حبیب ابن مظاہران کے سرہانے پہنچے اور وصیت کے لئے عرض کیا تو حضرت امام حسین علیہ السلام کی حمایت کی وصیت فرمائی۔ سرکار سید الشہداء نے ان کی شہادت پر یہ آیۂ مبارکہ تلاوت فرمائی مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً۔ (سورۂ احزاب ۲۳ر) کچھ لوگوں نے موت کو احسن طریقے سے انجام دیا اور کچھ ان کے منتظر ہیں۔ انہوں نے دین حق میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

۲- حضرت زاہر بن عمرو اسلمی کندی

حضرت زاہر اصحاب رسولؐ اللہ میں سے ہیں۔ راوی حدیث ہیں اور بیعت رضوان کے شرف سے شرف اندوز ہیں۔ صلح حدیبیہ کے بعد غزوۂ خیبر میں شریک جہاد ہوئے۔ شجاعت ان کی ممتاز صفت اور نمایاں جوہر تھا اور اہل بیت کی محبت ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ ۶۱ھ میں جب حج بیت اللہ سے شرف یاب ہوئے اور اس کے بعد کربلا میں آئے اور حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے۔

جہاد المیہ کربلا میں بارہ اصحاب رسول شہید ہوئے خوف طوالت سے ہم ان کا نہیں ذکر کرتے۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۳- حضرت شبیب بن عبداللہ

یہ بزرگ حارث بن سریع ہمدانی جابری کے غلام تھے صحابی رسولؐ تھے۔ حضرت امیر کے ساتھ جمل، صفین و نہروان میں شریک جہاد رہے اور کربلا میں حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے۔

۴- حضرت عبدالرحمن بن عبدالرب انصاری خزرجی

حضرت علی ابن ابی طالب کے بڑے مخصوص تربیت یافتہ شاگرد تھے۔ (تجرید اسماء صحابہ للذہبی)

۵- حضرت عمار بن ابی سلامہ دالانی

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں صحابی رسولؐ تھے۔ انہوں نے علیؑ ابن ابی طالب کے ساتھ جنگ جمل، صفین، نہروان میں شرکت کی اور کربلا میں حسینؑ ابن علیؑ کے ساتھ تھے۔ حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے۔

۶- حضرت مسلم بن کثیر صدفی ازدی

صحابہ سرکار رسالت میں سے ہیں۔ جنگ جمل میں نصرت جناب امیر میں پنڈلی پر تیر لگا۔ جس کا اثر ہمیشہ رہا۔ اور سرکار شہادت کی نصرت کے لئے کوفہ سے کربلا آئے۔ اور حملۂ اولیٰ میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

۷- حضرت جنادہ بن حارث سلمانی

صحابی رسولؐ تھے جناب امیر کے ساتھ رہے اور جنگ صفین میں جہاد کیا اور کربلا میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

۸- حضرت انس بن حارث اسدی

عمر سو سال سے زیادہ تھی۔ یہ صحابی رسولؐ نہایت ضعیف العمر تھے۔ جذبہ شہادت میں کمر کو باندھ کر سیدھا کیا اور جہاد کیا اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

۹- حضرت جابر بن عروہ غفاری

جو حضرت ابوذر کے قبیلہ سے تھے، بدوی تھے۔ مدینہ سے سرکار شہادت کے ساتھ کربلا آئے اور ایک سو تیس برس میں شہادت پائی۔

۱۰- حضرت ہانی بن عروہ مذحجی

کوفہ میں حضرت مسلم کے ساتھ شہید ہوئے اور ان کی لاش مسلم کی لاش کے ساتھ بازاروں میں کھینچی گئی۔

۱۱- حضرت عبداللہ بن یقطر قاصد امام حسین علیہ السلام

امام حسین علیہ السلام کے مخلص شیدائی تھے جو امام کا خط لے کر کوفہ جارہے تھے۔ نخیلہ کے مقام پر انہیں شہید کردیا گیا۔

۱۲- حضرت حبیب بن مظاہر اسدی

کسی تعارف کے محتاج نہیں، صحابی رسول تھے اور بعض لوگوں کے نزدیک حضرت بریر ہمدانی قاری قرآن جو کوفہ کی مسجد میں قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ بھی صحابی رسول تھے، مگر ان کے صحابیٔ جناب امیر ہونے میں کوئی شبہہ نہیں۔

(ماخوذ از سرفراز محرم نمبر ۲۰۰۷ء ۱۴۲۸ھ صفحہ ۱۴)

(صفحہ ۵۴ کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔)

قبر

کیوں ہو نہ اماموں کو محبت میری
ہاں مر کے نکل جائے گی حسرت میری
سب مل کے اگر آئیں تو قسمت چمکے
بارہ ہوں چراغ ایک ہو تربت میری

❀❀❀

منزل ہے یہ کیسی یہ سفر کیسا ہے
جب قبر میں تو ہے تو خطر کیسا ہے
کہتی ہے اجل کھول دے آنکھیں غافل
کچھ دیکھ تو آخر کہ یہ گھر کیسا ہے

❀❀❀